۱۔ پارلیمانی طرزِ حکومت کا تعارف

ہمیں اس سبق میں بھارت کے آئین میں مذکور نظامِ حکومت یا طرزِ حکومت کا مطالعہ کرنا ہے۔

کیا آپ کے ذہن میں بھی یہ سوالات پیدا ہوتے ہیں؟

- پارلیمانی طرزِ حکومت سے کیا مراد ہے؟
- بھارت میں وزیراعظم کا عہدہ ہے لیکن امریکہ میں وزیراعظم کا عہدہ کیوں نہیں ہے؟
- پارلیمانی طرزِ حکومت اور صدارتی طرزِ حکومت میں کیا فرق ہے؟

مذکورہ بالا سوالوں سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ ہر ملک کا طرزِ حکومت مختلف نوعیت کا ہوتا ہے۔ مختلف نظامِ حکومت کی نوعیت کو ذہن نشین کرنے سے قبل ہم نظامِ حکومت کی اہم شاخوں کی مختصر معلومات حاصل کریں گے۔

قانون ساز مجلس (مقنّنہ) قوانین کی تشکیل کا کام کرتی ہے۔ مجلسِ عاملہ ان قوانین کو نافذ کرتی ہے۔ عدلیہ کی ذمے داری انصاف قائم کرنا ہے۔ ان تینوں شاخوں کے کام، دائرۂ اختیارات، حدود اور باہمی تعلقات دستور ہی طے کرتا ہے۔ نظامِ حکومت کی نوعیت ان تینوں عوامل پر مبنی ہوتی ہے۔ بنیادی طور پر طرزِ حکومت کی دو قسمیں ہیں : (۱) پارلیمانی طرزِ حکومت (۲) صدارتی طرزِ حکومت۔

پارلیمانی طرزِ حکومت

پارلیمانی طرزِ حکومت دراصل برطانیہ میں ارتقا پذیر ہوا۔ برطانیہ میں غیر تحریری دستور ہونے کی وجہ سے آج بھی نظامِ حکومت روایتی طرز پر قائم ہے۔ پارلیمنٹ کی نشوونما بھی برطانیہ ہی میں ہوئی ہے۔ پارلیمنٹ پر مبنی پارلیمانی (Parliamentary) نظامِ حکومت برطانیہ ہی کی اختراع مانی جاتی ہے۔ البتہ بھارت میں اس طرزِ حکومت کو پارلیمانی نظامِ حکومت کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ یعنی برطانیہ کا پارلیمنٹری نظامِ حکومت اور بھارت کا پارلیمانی نظامِ حکومت وسیع مفہوم میں یکساں نظر آتے ہیں۔ لیکن مفہوم و معنی اور مقاصد کے نقطۂ نظر سے بھارت کے پارلیمانی نظام اور برطانیہ کے نظامِ حکومت میں فرق پایا جاتا ہے۔ آئیے، بھارتی پارلیمانی نظامِ حکومت کی خصوصیات سمجھ لیں۔

- پارلیمانی نظامِ حکومت حکومتی کام کاج کا ایک طریقہ ہے۔ مرکزی حکومت کی قانون ساز مجلس کو 'پارلیمنٹ' کہا جاتا ہے۔ صدر جمہوریہ، لوک سبھا (ایوانِ زیریں) اور راجیہ سبھا (ایوانِ بالا) کے باہمی اشتراک سے 'پارلیمنٹ' کی تشکیل ہوتی ہے۔
- پارلیمان کے ایوان لوک سبھا کے عوامی نمائندے عوام کی جانب سے براہِ راست منتخب ہوتے ہیں۔ لوک سبھا کے نمائندوں کی تعداد طے ہوتی ہے۔
- مقررہ مدت کے بعد لوک سبھا کے انتخابات ہوتے ہیں۔ ان انتخابات میں ملک کی تمام سیاسی جماعتیں شامل ہوسکتی ہیں۔ جن سیاسی جماعتوں کو نصف سے زائد نشستیں حاصل ہوتی ہیں اسے 'اکثریتی جماعت' تسلیم کیا جاتا ہے۔ اکثریت حاصل کرنے والی جماعت حکومت کرتی ہے۔
- بسا اوقات کسی ایک ہی جماعت کو واضح اکثریت حاصل نہیں ہوتی۔ ایسی حالت میں کچھ سیاسی جماعتیں آپسی اتحاد کرکے اپنی اکثریت ثابت کرتی ہیں اور انھیں حکومت سازی کا موقع ملتا ہے۔ اسے 'متحدہ/مخلوط حکومت' کہتے ہیں۔
- عوام کی طرف سے منتخبہ نمائندے قانون ساز مجلس کے اراکین تسلیم کیے جاتے ہیں اور اکثریتی جماعت کو اپنی حکومت تشکیل دینے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔
- اکثریتی جماعت کا قائد وزیراعظم کے عہدے پر فائز

ہوتا ہے اور وہ اپنے چند ساتھیوں پر مشتمل وزرا کونسل (کابینہ) تشکیل دیتا ہے۔

- وزیر اعظم اور ان کی وزارتی کونسل (کابینہ) حکومت کی مجلسِ عاملہ ہوتی ہے۔ مجلسِ عاملہ پر دہری ذمے داریاں ہوتی ہیں۔ (۱) مجلسِ عاملہ کے طور پر انھیں قوانین کو نافذ کرنا ہوتا ہے۔ (۲) وہ قانون ساز مجلس کے بھی رکن ہوتے ہیں اس لیے انھیں قانون ساز مجلس سے متعلق ذمہ داریاں بھی نبھانا ہوتی ہیں۔

وزیر اعظم اور ان کی کابینہ اپنے کاموں اور پالیسیوں کے لیے قانون ساز مجلس کو جواب دہ ہوتے ہیں یعنی کابینہ کو قانون ساز مجلس کو ساتھ لے کر حکومتی امور انجام دینا ہوتا ہے۔ اسی لیے پارلیمانی نظامِ حکومت کو جواب دہ طرزِ حکومت کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اجتماعی جواب دہی پارلیمانی طرزِ حکومت کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ کسی ایک ادارے کا فیصلہ حکومت کا فیصلہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس فیصلے کی ذمے داری پوری کابینہ کی ہوتی ہے۔ آئندہ دو اسباق میں ہم مثالوں کے ساتھ اس کے نافذ ہونے کے طریقے کا مطالعہ کریں گے۔

پارلیمانی نظامِ حکومت میں مجلسِ عاملہ قانون ساز مجلس کے اعتبار پر منحصر ہوتی ہے۔ یعنی قانون ساز مجلس مجلسِ عاملہ سے متفق رہنے تک ہی وزیر اعظم اور کابینہ بااختیار ہوتے ہیں۔ اگر قانون ساز مجلس یا پارلیمنٹ کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ مجلسِ عاملہ کی کارکردگی اطمینان بخش نہیں ہے تو پارلیمنٹ تحریک عدم اعتماد پیش کرکے مجلسِ عاملہ کو اختیارات سے برطرف کرسکتی ہے۔ تحریک عدم اعتماد حکومت پر قابو رکھنے کا ایک مؤثر وسیلہ ہے۔

پارلیمانی طرزِ حکومت میں پارلیمنٹ یا قانون ساز مجلس کا مرتبہ اعلیٰ ہوتا ہے۔ عوام کے ذریعے منتخب کردہ نمائندے عوام کی توقعات پارلیمنٹ میں پیش کرتے ہیں۔ عوامی مفاد کے لیے کیا کیا جائے یہ پارلیمنٹ طے کرتی ہے۔ وہ عوامی نمائندوں کا ایوان ہے اور چونکہ ایوان عوام کے اعلیٰ ترین حقوق کو پیش کرتا ہے اس لیے پارلیمنٹ کا مرتبہ اعلیٰ ہوتا ہے۔

ہم نے پارلیمانی طرزِ حکومت کیوں اپنایا؟

بھارت کے پارلیمانی طرزِ حکومت اپنانے کی چند وجوہات ہیں۔ انگریزوں کے دورِ حکومت ہی میں بھارتی پارلیمانی ادارہ تشکیل پا چکا تھا۔ انگریز حکومت نے اس طرزِ حکومت کے مطابق حکومتی امور کی انجام دہی کی ابتدا کی تھی۔ پارلیمانی طرزِ حکومت بھی بھارت کی جنگِ آزادی کا ایک حصہ ہے۔ اس کی وجہ سے بھارتیوں کو اس طرزِ حکومت کا تعارف ہوا تھا۔ دستور ساز مجلس میں اس نظامِ حکومت پر بڑی بحث بھی ہوئی۔ بھارتی سماج کی صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے دستور سازوں نے اس بات میں مناسب تبدیلی کی۔

پارلیمانی طرزِ حکومت میں بحث اور تبادلۂ خیال کے لیے کافی گنجائش ہوتی ہے۔ پارلیمنٹ میں عوامی مفاد پر بحث ہوتی ہے۔ اس بحث میں حزبِ اختلاف کے ارکان بھی شریک ہوتے ہیں۔ مناسب موقع پر حکومت کا ساتھ دینا، قوانین اور پالیسیوں کی خامیاں واضح کرنا، سوالات پیش کرنا وغیرہ حزبِ اختلاف کی ذمے داریاں ہیں۔ اس لیے پارلیمنٹ کو بے نقص قوانین وضع کرنا ممکن ہوتا ہے۔

صدارتی طرزِ حکومت

نظامِ حکومت کی ایک اور قسم صدارتی طرزِ حکومت ہے۔ امریکہ میں صدارتی طرزِ حکومت رائج ہے۔ یہ نظامِ حکومت پارلیمانی طرزِ حکومت سے مختلف ہے۔ قانون ساز مجلس اور مجلسِ عاملہ الگ ہوتے ہیں اور عوام براہِ راست کارگزار صدر کا انتخاب کرتے ہیں۔ اسی طرزِ حکومت کو صدارتی طرزِ حکومت کہتے ہیں۔ اس نظامِ حکومت کے تینوں شعبے ایک دوسرے سے آزاد ہوتے ہیں لیکن ان میں اتنا تعلق بھی ہوتا ہے کہ ان کے کاموں میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ صدارتی طرزِ حکومت کی بنیاد امریکہ نے ڈالی۔ اس نظامِ حکومت کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:

- صدارتی طرزِ حکومت میں قانون ساز مجلس اور مجلسِ عاملہ ایک دوسرے پر منحصر نہیں ہوتے۔ قانون ساز مجلس کے دونوں ایوانوں اور قومی صدر کو براہِ راست عوام منتخب کرتے ہیں۔ صدرِ مملکت عاملہ کا صدر ہوتا ہے اور قانون پر عمل آوری جیسے کئی اختیارات اسے حاصل ہوتے ہیں۔
- صدارتی طرزِ حکومت کی اس طرح تشکیل ہونے کے باوجود قانون ساز مجلس اور مجلسِ عاملہ ایک دوسرے کی نگرانی کرتے ہیں۔ باہمی جواب دہی کی وجہ سے ذمے دارانہ طریقے سے حکومتی کام کاج انجام پاسکتا ہے۔

پارلیمانی اور صدارتی طرزِ حکومت کے علاوہ دیگر اقسام کے نظامِ حکومت فرانس، سوئٹزرلینڈ، جرمنی وغیرہ ممالک میں قائم ہیں۔ مختلف ممالک اپنے حسبِ حال طرزِ حکومت اختیار کرتے ہیں۔

آئندہ سبق میں ہم بھارتی پارلیمنٹ کی تشکیل (ساخت)، طریقۂ کار اور کردار کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

مشق

(۱) صحیح متبادل کا انتخاب کرکے بیانات کو دوبارہ لکھیے۔

۱۔ پارلیمانی نظامِ حکومت .... میں ارتقا پذیر ہوا۔

(الف) برطانیہ (ب) فرانس

(ج) امریکہ (د) نیپال

۲۔ صدارتی نظامِ حکومت میں .... کارگزار ہوتا ہے۔

(الف) وزیرِاعظم (ب) ایوانِ زیریں کا صدر

(ج) صدرِ مملکت (د) گورنر

(۲) درج ذیل خاکہ مکمل کیجیے۔

نمبرشمار	مجلس کا نام	کام
۱۔	قانون ساز مجلس	....
۲۔	مجلسِ عاملہ	....
۳۔	عدلیہ	....

(۳) درج ذیل بیانات وجوہات کے ساتھ واضح کیجیے۔

۱۔ بھارت نے پارلیمانی نظامِ حکومت کو قبول کیا۔

۲۔ پارلیمانی طرزِ حکومت میں بحث اور تبادلۂ خیال کو اہمیت حاصل ہے۔

(۴) درج ذیل سوالوں کے ۲۵ تا ۳۰ الفاظ میں جواب لکھیے۔

۱۔ ذمے دار نظامِ حکومت سے کیا مراد ہے؟

۲۔ صدارتی طرزِ حکومت کی خصوصیات بیان کیجیے۔

(۵) حزبِ مخالف جماعتوں کا کردار اہم کیوں ہوتا ہے؟ اپنے خیالات تحریر کیجیے۔

سرگرمی

قومی ٹی وی چینل دوردرشن پر ایوانِ زیریں اور ایوانِ بالا کی سرگرمیوں کی راست نشریات ملاحظہ کرکے اپنے مشاہدات لکھیے۔

A5MJSK